Day 7 — Condition VII: Abandoning Pride & Vanity; Living in Humility

Thursday, 26 November 2026 · Book: *Conditions of Bai'at and Responsibilities of an Ahmadi* · Printed pp. 121–122 (top) & 130 (bot)–132 (top) · https://talim.ca/ashratalim

> Condition VII
>
> **"That he/she shall entirely give up pride and vanity and shall pass all his/her life in humbleness, cheerfulness, forbearance and meekness."**

Next to Shirk, There is no Affliction Like Arrogance (Hazrat Khalifatul-Masih V (aa))

After exhibiting his pride, Satan had decided from the very beginning that he would try his utmost to hinder men from becoming true servants of Allah. He had made up his mind to entrap mankind through various ways. Even when man would perform a virtuous act, Satan would make him self-conceited, and thus through his personal vanity and egotism, he could be led to be proud and arrogant. This sense of pride would, in the end, make man lose the reward of his virtuous act. Satan himself disobeyed Allah's command due to his personal vanity. Therefore, from day one, through the use of this very tool in its various forms, he

resolved to lead man astray from the right path. Only the servants of the Gracious God, who are His special servants and are engaged in His worship, generally remain unharmed of Satan's attack. Otherwise, it is through the trap of pride that Satan usually succeeds in holding mankind in his captivity.

Again, the Promised Messiah (as) says:

> "Thus, in my opinion, this is a fine way to be purified. It is impossible to find a better way than to discard arrogance and pride of any sort—about learning, family or wealth. When a person is granted insight by God, he can see that every light descends from heavens and helps remove all forms of darkness. Man is always in need of heavenly light. Even the eye cannot see without the heavenly light of the sun. Similarly, the internal light that removes every kind of darkness and in its place generates the light of taqwa and purity also comes down from the heavens. I tell you truly that a man's righteousness, faith, and purity all descend from the heavens. It all depends on the special grace of Allah. If He wills He bestows it; and if He wills He takes it away. Thus, real cognizance is indeed that man should consider his 'self' deeply humble

> and most insignificant and should seek Allah's grace with humility and meekness by falling prostrate at the Divine threshold. He begs for that light of cognizance, which destroys passions of the 'self' and develops a light within and bestows a power and enthusiasm for virtues. Then, if with Allah's Grace he finds this share and at some time acquires a clearer insight or strong conviction, he must not feel pride and conceit. Rather, he should further develop in his humility and submission, for the more insignificant he deems himself, the greater will be the experiences and divine light from Allah that will provide him with [spiritual] light and power. If a man holds fast to this belief, then it is hoped that with the grace of Allah, his moral condition shall be good. To think high of oneself in the world is also arrogance and brings about the same consequences. It grows to a point that man curses others and holds them in contempt."

(Malfuzat, new edition, vol. 4, pp. 212–213)

He then states:

> "Arrogance is a most dangerous disease. Whoever develops this meets spiritual death. I know most certainly that this disease is worse than murder. An

> arrogant person turns into Satan's brother because it was arrogance alone that disgraced Satan. Therefore, it is a prerequisite for a believer that he should not have arrogance; rather, he is required to have humility and meekness. Those who are divinely appointed have humility of the highest order. The Holy Prophet (sa) had this quality more than anyone else. One of his servants was asked as to how he was treated. He replied that the truth was that he was served by the Holy Prophet (sa) more than he served him. (O Allah, bless Muhammad and his people and grant them Thy bounties and peace.)"

(Malfuzat, new edition, vol. 4, pp. 437–438)

Readings, Full Book (Printed pp. 121–138 | UR Printed pp. 121–138) & 3 Quizzes: https://talim.ca/ashratalim

شرطِ بیعت نمبر ۷: تکبر اور نخوت چھوڑنا اور عاجزی اختیار کرنا

Thursday, 26 November 2026 · شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں · Printed pp. 121–122 (top) & 130 (bot)–132 (mid) · https://talim.ca/ashratalim

شرطِ بیعت نمبر ۷

”یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔“

شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

شیطان چونکہ تکبر دکھانے کے بعد سے ابتدا سے ہی یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤں گا اور عبادالرحمٰن نہیں بننے دوں گا اور مختلف طریقوں سے اس طرح انسان کو اپنے جال میں پھنساؤں گا کہ اس سے نیکیاں سرزد اگر ہو بھی جائیں تو وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان پر گھمنڈ کرنے لگے اور یہ نخوت اور یہ گھمنڈ انسان کو آہستہ آہستہ تکبر کی طرف لے جائے گا۔ یہ تکبر آخر کار اس کو اس نیکی کے ثواب سے محروم کر دے گا۔ تو کیونکہ شیطان نے پہلے دن سے ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انسان کو راہ راست سے

بھٹکائے گا اور اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کا انکار کیا تھا اس لئے یہی وہ حربہ ہے جو شیطان مختلف حیلوں بہانوں سے انسان پر آزماتا ہے اور سوائے عبادالرحمٰن کے کہ وہ عموماً اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں، عبادت گزار ہوتے ہیں، اس حملہ سے بچتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ عموماً تکبر کا ہی یہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ شیطان انسان کو اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت،

طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔ پس سچّی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئ محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور نازنہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ ۲۱۲–۲۱۳، جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبّر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ)"

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ ۴۳۷—۴۳۸، جدید ایڈیشن)

تمام مطالعہ، مکمل باب (Printed pp. 121–138) اور کوئز: https://talim.ca/ashratalim